طرح طرح کی آوازیں:

رات کے اندھیرے میں آپ کو مچھر کا پتہ کیسے لگتا ہے؟..

ہم اپنے پاس پڑوس میں کئی طرح کی آوازیں سنتے ہیں۔ میٹھی آوازیں سن کر ہم خوش ہوتے ہیں۔ کڑک دار آوازیں یا شور سن کر ہم کان بند کرلیتے ہیں۔

۳۔ (i) نیچے دئے گئے جدول میں لکھئے کہ آپ کو کون سی آوازیں میٹھی لگتی ہیں اور کون سی کڑک دار:

نمبر شمار	میٹھی آوازیں	کڑک دار آوازیں
۱		
۲		
۳		
۴		
۵		

(ii) نیچے لکھے عمل کے ہونے پر ہمیں کیسی آوازیں سنائی دیتی ہیں؟

نمبر شمار	عمل	آوازیں
۱	ٹین کی چھت پر پانی کی بوند ٹپکنے پر	ٹپ ٹپ ٹپ
۲	بادل گرجنے پر	
۳	گھڑی کے چلنے پر	
۴	اسکول کی گھنٹی	
۵	ہوا سے ہلتی پتیوں کی آوازیں	
۶	تالی بجانے پر	
۷	فرش پر تھالی گرنے پر	

اسی طرح مختلف قسم کے چرند و پرند کو بھی آپ بغیر دیکھے ان آوازوں سے پہچان سکتے ہیں۔ خاکے میں لکھے چرند و پرند کی آوازیں لکھیے:

نمبر شمار	جانوروں کے نام	آوازیں	پرندوں کے نام	آوازیں
۱	کتا	بھوں بھوں	کوا	کاؤں کاؤں
۲	بکری		چڑیا	
۳	گدھا		کبوتر	
۴	بلی		طوطا	
۵	گائے		کوئل	

طرح طرح کے مَس:

ہم بہت ساری چیزوں کو مہک اور آواز کے ذریعہ پہچان سکتے ہیں اسی طرح چھونے سے بھی بہت سی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کا ہاتھ جب لیمپ سے سٹتا ہے تو آپ کو گرم لگتا ہے اور آئس کریم ٹھنڈی۔

۵۔ نیچے کے جدول میں کچھ چیزوں کی صفتیں دی گئی ہیں۔ آپ کن چیزوں کو چھو کر ان کی صفتوں کا پتہ لگا سکتے ہیں؟

نمبر شمار	اشیاء کی صفتیں	اشیاء کے نام		
۱	گرم			
۲	ٹھنڈا			
۳	سوکھا			
۴	گیلا			
۵	چکنا			
۶	کھردرا			
۷	لسلسہ			
۸	نرم			
۹	سخت			

٦۔ (i) آپ اپنے دوست کی آواز کو بھیڑ میں بھی پہچان لیتے ہوں گے۔ اپنے کسی دوست کی آنکھ پر رومال سے پٹی باندھ دیجئے۔ باری باری سے چار دیگر دوستوں کو مختلف سمت سے اس کا نام پکارنے اور تالی بجانے کے لئے کہئے۔ صحیح پہچانے جانے والے دوست اور سمت کو اس طرح تحریر کیجئے۔

نمبر شمار	دوستوں کے نام	دوستوں کی آوازیں	تالی کی آواز سمت	صحیح/غلط
۱	تمثیل		پورب	
۲				
۳				
۴				
۵				

۷۔ اس مشقی عمل کو آپ مزید کسی اور دوست کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر کیجئے۔ اب آپ بتائیے۔

(ii) کیا آپ کو آواز اور سمت پہچاننے میں دقت ہوئی۔

(iii) اگر آپ کی عمر کا کوئی بچہ بالکل نہیں دیکھ سکتا ہو تو اسے کیا دقتیں ہوتی ہوں گی؟

(iv) اگر کوئی ایسا بچہ آپ کے اسکول میں آتا ہے تو اس کی کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

....

....

(v) کیا کھیل کے میدان میں آپ ایسے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہیں یا انہیں کھیل سے باہر بیٹھا دیتے ہیں؟ اگر کسی وجہ سے آپ کو کھیل کے میدان سے باہر بیٹھنا پڑے تو آپ کو کیسا لگتا ہے؟

....

....

سنو! کہانی رام پور شاہ آباد کے رہنے والے پدم شری بھرت مصرا کی۔ بچپن میں ان کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی۔ پاس پڑوس کے لوگ کہنے لگے اب اس کی زندگی بھی بھیک مانگتے گذرے گی۔ بھرت مصرا کی دادی نے بڑے ہی خود اعتمادی سے

کہا ”یہ نہیں، لوگ بھیک مانگیں گے“ دادی نے گاؤں کے ہی اسکول میں ان کا نام لکھوا دیا۔ بھرت مصرا کو پڑھنے میں طبیعت لگ گئی آگے کی پڑھائی کے لئے ان کا نام پٹنہ نابینا اسکول میں لکھوایا گیا۔ اپنی محنت اور صلاحیت کی بدولت انہوں نے نہ صرف میٹرک اور انٹر کیا بلکہ علم سیاسیات میں ایم۔اے اور پی۔ایچ۔ڈی بھی کی۔ پی۔ایچ۔ڈی کرنے کے بعد سبھی یونیورسیٹیوں میں پروفیسر بننے کے لئے درخواست دی۔ نوکری دینے والے لوگ ان کی آنکھ نہ رہنے کی وجہ سے ہچک جاتے تھے۔ ایسی ہی جدوجہد کے وقت وہ ہندستان کے سابقہ صدر جمہوریہ، وراہ گری وینکٹ گری سے ملے۔ صدر جمہوریہ بھرت مصرا سے مل کر کافی متاثر ہوئے۔ ان کی پہل پر مگدھ یونیورسیٹی میں پروفیسر بنے۔ ان کے شاگردوں کا کہنا ہے کہ موصوف ہندوستانی آئین کے جانے مانے ماہرین میں ایک تھے۔ ان کی لیاقت علمی سے یونیورسیٹی کے طلبا اور اساتذہ بھی متاثر تھے۔ کثیر الجہات استعداد کے دھنی مصرا کا سماجی اور متعلقہ حالات کے مسائل پر اکثر ریڈیو سے تبصرہ جاتی نشریات ہوتے رہتے تھے۔ ان کی رہنمائی میں ۱۶/سولہ طلباء نے پی، ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ جب انہوں نے اپنی شادی کا اخباروں میں اشتہار دیا تو ۵۹ رشتے آئے۔ جس میں ایک تجویز ڈاکٹر دھیرا مصرا کی بھی تھی۔ جو ان کی بہترین شریک حیات بنی۔

بھرت مصر کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے ۱۹۷۹ میں بھارت کے سابق صدر نیلم سنجیوا ریڈی نے انہیں اعلی معذور کرمچاری کا انعام دیا اور ۱۹۸۵ میں راشٹرپتی گیانی ذیل سنگھ کے ذریعے ان کو پدم شری کے اعزاز سے نوازا گیا بلاشبہ اندھاپن بھرت مصرا کے لئے کبھی رکاوٹ نہیں بنا۔

ایسے معذور شخص کو ہمدردی نہیں بلکہ حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے انہیں کام کرنے کے لئے تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

۸۔ نیچے دیئے گئے جدول میں ان لوگوں کے نام جنہوں نے اپنی معذوریت کے باوجود بہت بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ لکھئے:

نمبر شمار	افراد کے نام	معذوریت کی قسم	کامیابی
۱	سدھا چندرن	پیر کٹا ہوا	رقاصہ اور ایکٹریس
۲			
۳			
۴			
۵			

۹۔ آپ کے اردگرد اگر اس طرح کی شخصیات ہوں تو ان کے بارے میں چار پانچ جملے لکھئے۔

....

....

....

....

مجھے یہ اچھا نہیں لگتا:

رضیہ اور اوشا ''کت۔کت'' کھیل کر گھر واپس لوٹ رہی تھیں۔ رضیہ کو پیاس لگی تھی۔ ''چلو! میرے گھر چلو نا، وہیں پانی پی لینا، اوشا نے رضیہ کو کھینچتے ہوئے کہا۔ تمہارے ماما تو گھر نہیں ہوں گے نا۔ اگر وہ ہوں گے تو میں نہیں جاؤں گی۔ رضیہ نے کہا۔ لیکن کیوں؟ ماما کو تم اچھی بھی لگتی ہو۔ وہ تمہیں مٹھائی اور چاکلیٹ بھی دیتے ہیں'' اوشا بولی۔

رضیہ نے اوشا سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور بولی۔ تمہارے ماما سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ وہ میرا ہاتھ پکڑتے ہیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔ یہ کہہ کر رضیہ اپنے گھر چلی گئی۔

(i) کیا آپ کو بھی کبھی کسی کا چھونا برا لگا ہے؟ کس کا چھونا آپ کو اچھا نہیں لگا؟

(ii) اگر آپ رضیہ کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

(iii) ایسا ہونے پر اور کیا کیا جا سکتا ہے؟

سبق۔ 24

چڑیا گھر کی سیر

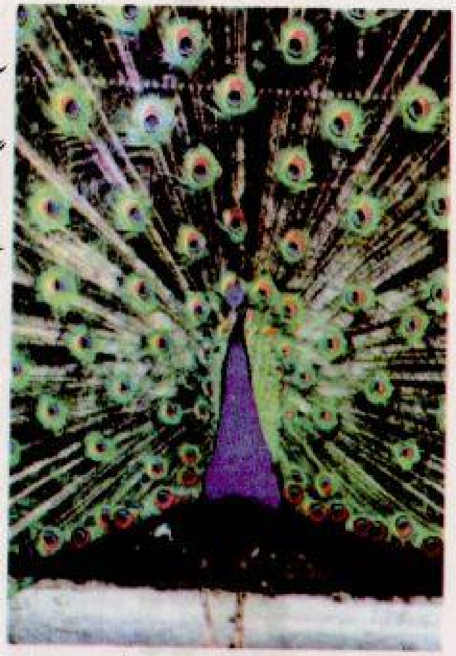

آج اردو مڈل اسکول شہباز پور کے بچے چڑیا گھر گھومنے جا رہے ہیں۔ بذریعہ ریل گاڑی وہ گیا سے پٹنہ پہنچے۔ پھر ٹمپو پر بیٹھ کر چڑیا گھر پہنچے۔ وہاں کافی بھیڑ تھی۔ ان کے ساتھ آئی استانی باجی نے ٹکٹ خریدا اور سبھی اندر گئے۔ استانی صاحبہ نے بتایا کہ چرند و پرند کا قدرتی ٹھکانہ تو جنگل ہے لیکن عام لوگوں کو ان سبھوں سے واقف کرانے اور محفوظ کرنے کے لے چڑیا گھر میں رکھا جاتا ہے۔

وہاں ہرے بھرے درختوں کے درمیان قسم قسم کے چرند و پرند تھے۔ سانپ، بندر، شیر، بھالو، باگھ، گھڑیال، مگرمچھ، گینڈا وغیرہ۔ پرندوں کے پنجڑے کے پاس تو مزہ ہی آ گیا۔ وہاں ایک مور پر پھیلا کر ناچ رہا تھا۔ سبھی بچے ایک ٹک اس کا ناچ دیکھنے لگ گئے۔ قرینہ بول اٹھی۔ ہم نے اپنی ماحولیات کی کتاب میں پڑھا تھا کہ مور ہمارا قومی پرندہ ہے۔

ا۔ (i) مور کب ناچتا ہے؟

....

(ii) مور کے پروں میں کون کون سے رنگ ہوتے ہیں؟

....

....

(iii) کیا مور اونچا اُڑ سکتا ہے؟

....

(iv) مور کیا کیا کھاتا ہے؟

....

....

مور کا ناچ دیکھ کر بچے آگے بڑھے۔ اسی وقت ایک باگھ کے گرجنے کی آواز آئی۔ سب آواز کی جانب لپکے۔

۲۔ (i) نیچے لکھا کون سا لفظ باگھ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(الف) طاقت ور (ب) کاہل (ج) کمزور (د) چُست

(ii) باگھ ہمارے ملک میں کہاں کہاں پائے جاتے ہیں؟ معلومات حاصل کیجئے اور لکھئے:

....

....

باجی نے بتایا کہ باگھ ہمارا قومی جانور ہے۔ لیکن آج اس کی تعداد کافی کم ہو گئی ہے۔ اگر یہی صورت حال رہی تو باگھ ہمیں صرف تصویروں میں ہی دکھائی پڑیں گے۔

....

....

چڑیا گھر میں گھومتے گھومتے سبھی تالاب کے کنارے پہنچے۔ وہاں لوگ ناؤ کی سیر کا مزہ لے رہے تھے۔

عرفان بولا۔ ادھر دیکھو! کتنے خوبصورت کنول کے پھول کھلے ہیں۔

باجی بولی۔ جب ہم پاواپوری گھومنے گئے تھے تو وہاں میں نے آپ سب کو کنول کے بارے میں بتایا تھا۔

۳۔ اب آپ بتائیے:

(i) ہمارے قومی پھول کا کیا نام ہے؟..

(ii) یہ کس رنگ کا ہوتا ہے؟..

(iii) اس کے پھول اور پتوں کا کیا استعمال ہے؟..

....

بچے گھومتے گھومتے تھک چکے تھے۔ وہ سب آرام کرنے لگے۔ اسی وقت محکمہ جنگلات کے ذریعہ لائی گئی اطلاعی تختی پر کاجل کی نگاہ پڑی۔ اس میں اوپر کے بیچ و بیچ تین منھ والے شیر کی علامت بنی ہوئی تھی۔

اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کاجل بولی۔ باجی یہ کیا ہے؟

باجی نے بتایا کہ یہ تصویر ہمارا قومی نشان ہے۔ یہ کئی سرکاری کاغذوں اور سرکاری جگہوں پر پایا جاتا ہے۔ یہ سارناتھ میں راجا اشوک کے ذریعہ بنائے ستون سے لیا گیا ہے۔ تصویر میں ہمیں تین شیر دکھائی دے رہے ہیں۔ حقیقت میں اس نشان میں چار شیر ہیں۔ ایک پیچھے کی جانب ہے۔ بچو! اس کے نیچے لکھا ہے ''ستیہ میو جیتے'' جس کا معنی ہے ''سچائی کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔''

(i) اس تصویر کو آپ نے کہاں کہاں دیکھا ہے؟

....

....

(ii) قومی نشان کے نیچے ایک پٹی ہے۔ اسے غور سے دیکھئے اور بتائیے۔ اس پر کیا کیا بنا ہے؟

....

....

تین بجنے والے تھے۔ کینٹین میں سموسے کھائے اور پانی پیا۔ کسی کو بھی جانے کی خواہش نہیں ہو رہی تھی لیکن ریل گاڑی کا وقت ہو رہا تھا۔ سبھی ٹمپو میں بیٹھ کر اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔

راستے میں فرحانہ کی نظر ایک عمارت پر لہرا رہے ترنگے جھنڈے پر پڑی۔ وہ بولی۔ باجی! یہ کون سی عمارت ہے؟ یہاں پر جھنڈا کیوں لہرا رہا ہے؟ آج نہ تو پندرہ اگست ہے اور نہ ہی چھبیس جنوری؟

باجی نے بتایا۔ یہ عمارت سکریٹریٹ ہے۔ یہاں پر وزیروں کے دفتر ہیں اور سرکاری کام کاج ہوتے ہیں۔ یہاں روزانہ ترنگا لہرایا جاتا ہے۔ ٹمپو اب شہید اسمارک ہوتے ہوئے اسٹیشن پہنچ گیا۔ ٹرین میں باجی اور بچے بات چیت کرتے رہے۔

۵۔(i) قومی جھنڈے کو ترنگا کیوں کہا جاتا ہے؟

....

....

(ii) ہمارے ملک کے جھنڈے میں کون کون سے رنگ ہیں؟

(الف) اوپر کی پٹی میں: ....

(ب) درمیان کی پٹی میں: ....

(ج) نیچے کی پٹی میں: ....

(iii) ترنگے میں نیلے رنگ کا ایک چکر بھی ہوتا ہے۔ آپ گن کر بتایئے کہ چکر میں کتنی تیلیاں ہوتی ہیں؟

....

(iv) چکر کس پٹی میں ہے؟ ....

راشد، ہم نے یہ رنگ کیوں چنے؟ باجی نے اس طرح کی ایک تصویر بنائی اور سمجھایا کہ ہر ایک رنگ کا ہمارے لئے معنی ہے۔

رنگ	معنی
زعفرانی	ہمت اور قربانی
سفید	سچائی اور امن
ہرا (سبز)	خوش حالی اور آسودگی

چکر ملک کی ترقی اور تبدیلی کا علامت ہے۔

(v) اپنے اسکول اور پاس پڑوس میں دیکھ کر بتائیے۔ آپ کو ہندستان کا جھنڈا یا اس کی تصویر کہاں کہاں دیکھنے کو مل رہی ہے۔

....

....

(vi) آپ کے اسکول میں جھنڈا کب کب لہرایا جاتا ہے؟

(vii) تبھی عائشہ بول پڑی تو کیا قومی جھنڈا لہرانے کے کچھ قاعدے ہیں؟

سبھی بچے آپس میں ان قاعدوں کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ آپ بھی اپنے ساتھیوں اور استاد کے ساتھ بات چیت کیجئے اور لکھئے۔

....

....

....

باجی نے بچوں سے پوچھا کہ ہم قومی جھنڈا لہراتے وقت کیا اہتمام کرتے ہیں۔ بچوں نے بتایا ''قومی ترانہ'' اور ''قومی گیت'' گاتے ہیں۔

ہمارا قومی ترانہ

جَن گن من اِدھینا یک جیہ ہے!
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اتکل بنگ
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اچھل جل دھی ترنگ
تَو شبھ نامے جاگے
تَو شبھ آشش ماگے
گاہے تَو جے گاتھا
جن گن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا!
جیہ ہے۔ جیہ ہے جیہ ہے
جیہ، جیہ۔ جیہ، جیہ ہے!

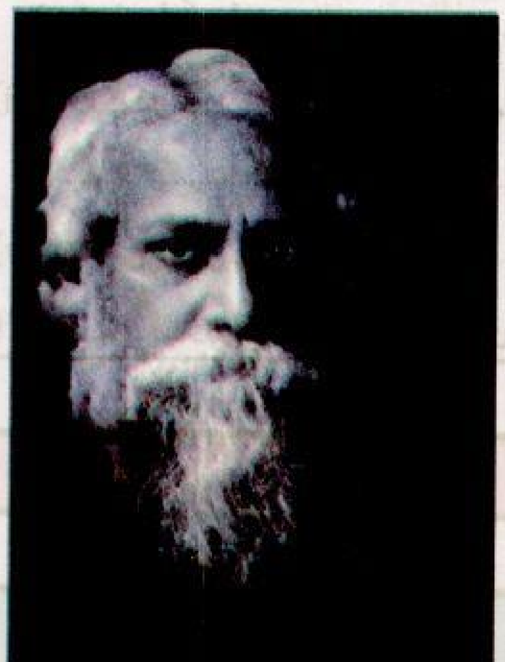

Rabindranath Tagore

(i) اس ترانے میں کچھ ریاستوں، پہاڑوں اور ندیوں کے نام آئے ہیں۔ ان کے نام لکھیے:

(الف) ریاستوں کے نام: ....

(ب) پہاڑوں کے نام: ....

(ج) ندیوں کے نام: ....

(ii) قومی ترانہ گاتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

....

....

....

(iii) ہمارا قومی ترانہ کس نے لکھا ہے؟

....

ہمارا قومی گیت

بنکم چندر چٹرجی

وندے ماترم

سُجلام سُفلام مَلَیج شیتلام،
شسیے۔ شیاملام ماترم
وندے ماترم!!
شُوبھر۔ جیوتسنا۔ پلکت۔ یامنیم،
پھلّ۔ کوسُومِت۔ دُرم دَل۔ شوبھینیم
سُوہاسنیم، سومدھر بھاشنیم،
سُوکھدام، وَردام، ماترم!!
وندے ماترم!!

''وندے ماترم''، بنکم چندر چٹرجی نے لکھا ہے۔ یہ گیت تحریک آزادی کے رہنماؤں کے لئے وطن پرستی کی علامت بن گیا تھا۔

۷۔ ان کے علاوہ بھی ہماری کچھ دوسری قومی علامتیں ہیں۔ ان کے نام معلوم کیجئے۔

(i) قومی کھیل: ....

(ii) قومی ندی: ....

(iii) قومی آبی جاندار: ....

ترانہ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہم سایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں جس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جس کے دم سے رشکِ جناں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا
اقبالؔ کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو، دردِ نہاں ہمارا

(علامہ اقبالؔ)

ریل گاڑی جموئی اسٹیشن پہنچنے والی تھی۔ اسی وقت امجد نے کہا۔ چڑیا گھر کی سیر بھی ہوئی اور قومی علامتوں کے بارے میں بھی ہم نے اچھی طرح واقفیت حاصل کر لی۔

منصوبہ کام:

آپ ایک چارٹ پیپر لیجیے۔ اس پر سبھی قومی علامتوں کی تصویر بنایئے یا چپکائیے۔

(8) اپنے والدین سے دس، بیس یا پچاس روپے کا نوٹ لے کر غور سے دیکھئے اور بتایئے کہ:

(i) نوٹ پر کون کون سی قومی علامت درج ہے؟

(ii) قومی علامت کے علاوہ نوٹ پر اور کس چیز کی تصویر بنی ہوتی ہے؟

(iii) نوٹ کے اوپر میں کتنی زبانیں لکھی ہوئی ہیں؟ استاد کی مدد سے ان زبانوں کا نام بتایئے

(iv) ہر ایک نوٹ پر روپے کی قیمت کے علاوہ تعداد بھی لکھی ہوتی ہے, انہیں غور سے دیکھئے اور ملایئے۔ کیا سبھی نوٹوں پر لکھی تعداد برابر ہے؟

....

....

....

سبق-25

بنٹی کا سفر

سیما اور بنٹی اپنے والدین کے ساتھ بڑے دن کی چھٹیوں میں رانچی جانے والے ہیں۔ان کا گھر داناپور ہے جو کہ پٹنہ کے نزدیک گنگا ندی کی دھار کے دو حصوں میں تقسیم ہو جانے سے ابھرے دیارے کی زمین پر بسا ہے۔ سیما نے سامان باندھنے میں ماں کی مدد کی تو بنٹی نے اباجان کے ساتھ راستے کا ناشتہ بنایا۔ چلنے سے قبل اباجان نے پوچھا۔کیا سارا ضروری سامان رکھ لیا گیا ہے؟

امی جان نے کہا۔کپڑے لتے، کھانا پانی، دوائیاں، روپیہ پیسے، فوٹو شناختی کارڈ اور بیگ کی تالا چابھی وغیرہ ہم لوگوں نے رکھ لی ہے۔

سیما نے کہا۔ہم لوگ جتنے سامان لے جارہے ہیں اس کی فہرست بھی ہم نے بنالی ہے۔

(i) اگر آپ کو کہیں گھومنے جانا ہو تو آپ اپنے ساتھ کیا کیا سامان لے جائیں گے؟

....

....

(ii) کیا سفر پر جانے سے قبل ہمیں اپنے سامانوں کی فہرست بنانی چاہئے یا نہیں؟ اپنے دوستوں کے ساتھ مشورہ کر کے بتایئے:

....

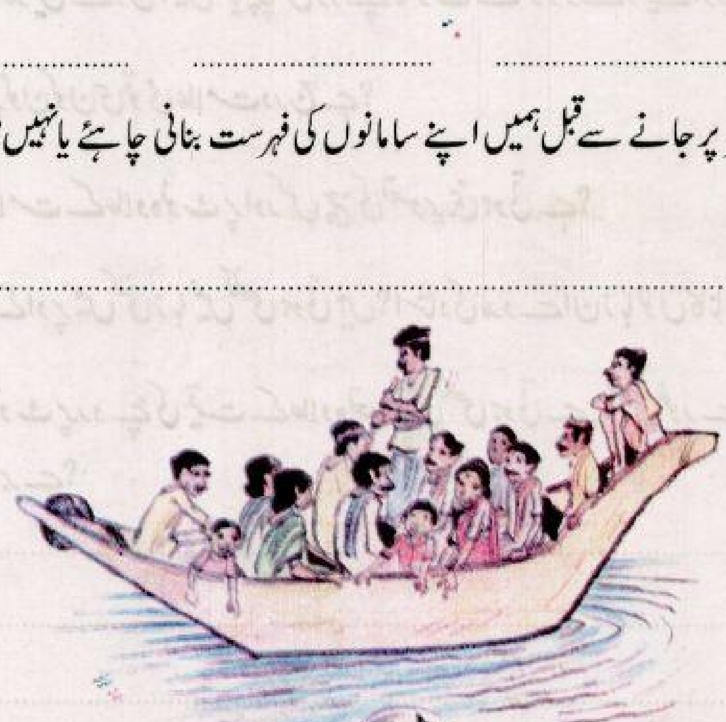

سیما، بنٹی اور اس کے والدین اپنے اپنے سامان کے گرندی کے گھاٹ تک آئے۔ وہاں سے ناؤ کے ذریعہ ندی پار کر کے دانا پور پہنچے۔ بس پڑاؤ سے ٹمپو کے ذریعہ پٹنہ جنکشن کے لئے روانہ ہوئے۔

بنٹی نے کہا۔ پٹنہ کی سڑکوں پر آدمی سے زیادہ رکشہ، ٹمپو، اسکوٹر موٹر سائیکل، جیپ، کار وغیرہ کی بھیڑ ہے۔

سیما بولی۔ گاڑیوں کے شور اور دھوئیں سے میرا جی گھبرانے لگا ہے۔

اچانک بنٹی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ وہ دیکھو یہاں لڑکیاں بھی فراٹے سے اسکوٹر اور کار چلا رہی ہیں جبکہ اپنے گاؤں میں تو لڑکیوں کو سائیکل چلانے پر بھی ٹوکا جاتا ہے۔

سیما حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولی۔ یہاں لڑکے تو لڑکے لڑکیاں بھی فل پینٹ، جینس، قمیص، کرتا، ٹی شرٹ پہنے اور ہاتھ میں موبائل فون گھماتے ہوئے نظر آتی ہیں جبکہ اپنے گاؤں میں لڑکیاں فراک، قمیص، شلوار یا ساڑی پہنتی ہیں۔

۳۔ آپ نے اب تک کن کن سواریوں کو دیکھا ہے؟

پانی پر چلنے والی	زمین پر چلنے والی	ہوا میں اڑنے والی

۴۔ آپ کے یہاں لڑکے لڑکیاں یا مرد و عورت کون کون سے لباس پہنتے ہیں؟

لڑکی یا عورت	لڑکا یا مرد

۵۔ کیا لڑکیوں کو سائیکل چلانے سے روکا جانا مناسب ہے؟

....

ٹکٹ کٹا کر سبھی لوگ پلیٹ فارم پر آ گئے۔ تھوڑی دیر میں پٹنہ۔ ہٹیا ایکسپریس پلیٹ فارم کے پاس آ کر رکی۔ مسافر ریل گاڑی پر چڑھنے اترنے کیلئے دھکا مکی کرنے لگے۔ گاڑی کے اندر بیٹھنے کے لئے تھوڑی دیر تک افراتفری مچی رہی۔ سیما اور بنٹی لپک کر کھڑکیوں کے نزدیک بیٹھ گئے۔ گارڈ بابو کے ہری جھنڈی دکھلاتے ہی گاڑی سیٹی دیتے ہوئے

چل پڑی۔ گاڑی کے اندر کافی گہما گہمی تھی۔ کچھ لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے تو کچھ لوگ اخبار پڑھنے میں مشغول تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں کالے کوٹ اور سفید پینٹ پہنے ٹکٹ جانچ کرنے کیلئے ٹی ٹی ای ڈبے میں آیا۔ کچھ لوگ بھیڑ کی وجہ سے یا دوسری وجہ سے ٹکٹ نہیں لے پائے تھے۔ ان سے ٹی ٹی ای نے 250/- روپے جرمانہ کے ساتھ جہاں تک انہیں جانا تھا اتنے روپیہ لے کر ٹکٹ بنا دیا۔ بنٹی یہ دیکھ کر دنگ تھا کہ کچھ لوگ بنا ٹکٹ کٹائے سفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ یہ ایک جرم ہے۔

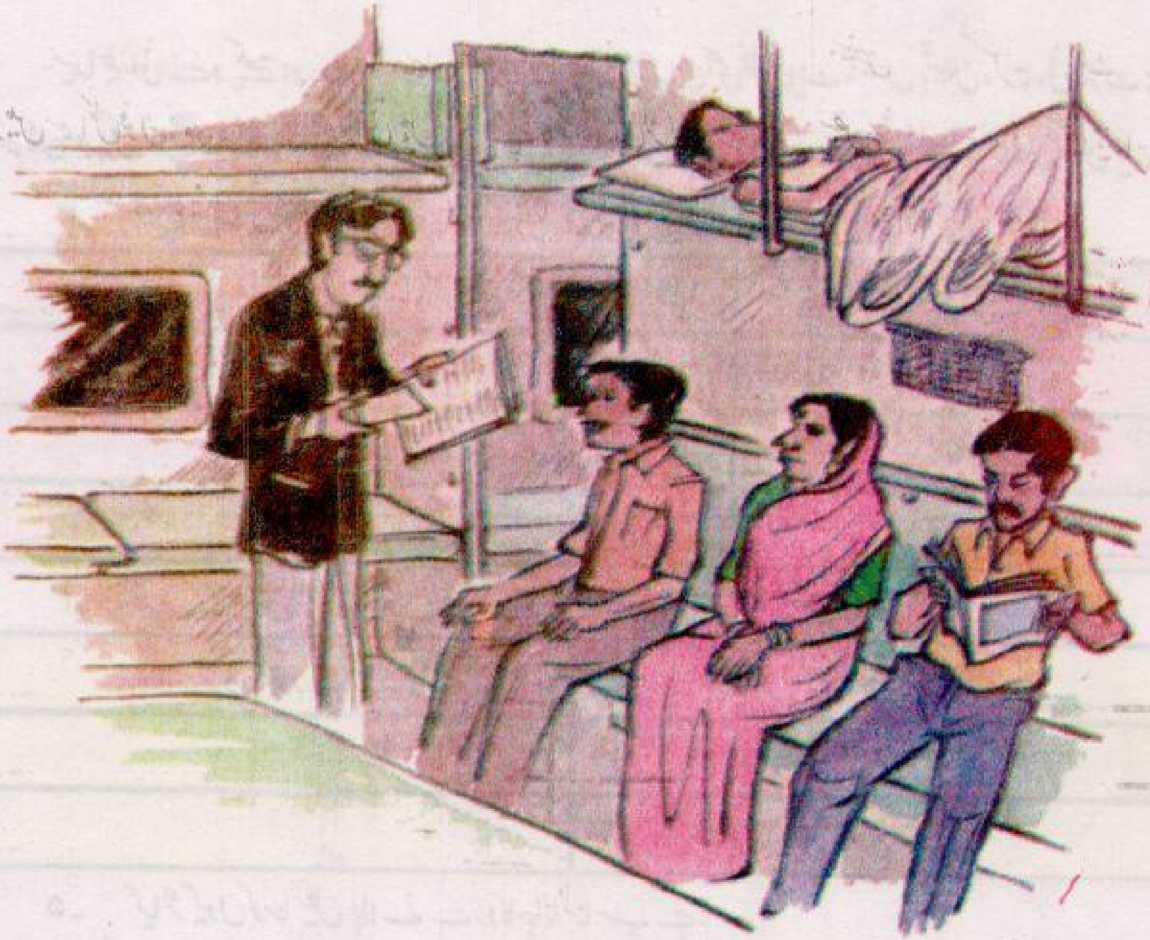

٦۔ کیا آپ نے دیکھا ہے ریل گاڑی کے اندر کون کون سی چیزیں فروخت ہوتی ہیں؟

....

۷۔ ٹی ٹی ای کی طرح گارڈ اور ڈرائیور کا بھی خاص لباس ہوتا ہے۔ پتہ کیجئے۔ ان کے لباس کیسے ہوتے ہیں۔

(i) ٹی۔ٹی۔ای۔ ....

(ii) گارڈ۔ ....

(iii) ڈرائیور۔ ....

۸۔ کیا بنا ٹکٹ کٹائے سفر کرنا چاہئے؟ اپنے قریب کے لوگوں سے پوچھ کر پتہ لگایئے کہ اس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

....

سیما بنٹی کے آس پاس ہی نیلم، پروین، آکاش، رینو، ارچنا اور وکرانت بیٹھے تھے۔ کچھ ہی پل میں سب کی آپس میں دوستی ہوگئی۔ نیلم نے کہا۔ ہم لوگ پٹنہ گھومنے آئے تھے۔

سیما نے پوچھا۔ پٹنہ میں آپ نے کن کن جگہوں کو دیکھا؟

آکاش۔ ہم لوگ یہاں چڑیا خانہ گھومے، جہاں طرح طرح کے جانور اور پرندے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ گول گھر پٹنہ، عجائب خانہ بھی دیکھنے گئے۔ جہاں قدیم مورتیاں، سکے، ہتھیار، تصاویر وغیرہ آج بھی محفوظ ہیں۔

نیلم بولی۔ ہم لوگوں نے سکھ مذہب کے دسویں گرو شری گروگووند سنگھ جی کی جائے پیدائش پٹنہ سیٹی میں مقیم ''تخت ہرمندر میں جا کر اپنا ماتھا ٹیکا۔

وکرانت، ہم لوگ گول گھر پر بھی چڑھے۔

۹۔ آپ کے گھر کے قرب و جوار میں کون کون سے دیکھنے لائق مقامات ہیں؟

....

باتیں کرتے کرتے وہ لوگ گیا پہنچ گئے۔ ارچنا بولی۔ گیا ایک قدیم شہر ہے۔ یہاں کا وشنو پد اور منگلا گوری مندر بہت مشہور ہے۔

آکاش نے کہا۔ گیا سے ہی سٹے بودھ گیا ہے۔ جہاں بودھ مذہب کے بانی مہاتما بدھ کے بڑے بڑے مندر ہیں۔ ایسا اعتقاد ہے کہ مہاتما بدھ کو یہیں ایک پیپل کے درخت کے نیچے 'گیان' (معرفت) حاصل ہوا۔ جس کی وجہ سے اس درخت کو ''بودھی ورکچھ'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

۱۰۔ گرو گووند سنگھ اور مہاتما بدھ کی زندگی کے بارے میں اپنے استاد سے پتہ کیجیے۔

....

۱۱۔ گیا سے گاڑی کھلی تو سوکھی سی پھلگو ندی دکھائی دی۔ جس پر بنے پل پر بھاری گڑگڑاہٹ کے ساتھ گاڑی گزر رہی تھی۔ جنگل، پہاڑ اور پٹھار نظر آنے لگے تھے۔

کوڈرما سے گاڑی آگے بڑھی تو زمین پر کچھ چمکتی ہوئی چیزیں دکھائی دینے لگیں۔ سیما نے پوچھا۔ وہ کیا دکھائی دے رہا ہے۔

رینو بولی۔ یہ ابرک ہے۔ کوڈرما میں چمچماتے ابرک کی کانیں بھری پڑی ہیں۔ اچانک سیما کی نظر ایک اونچے پہاڑ پر پڑی۔ جس پر ایک چھوٹا سا مندر نظر آ رہا تھا۔

ارچنا بولی۔ یہ پارس ناتھ کا پہاڑ ہے جو بہار اور جھارکھنڈ ریاست کا سب سے اونچا پہاڑ ہے۔ اس کے اوپر جین مذہب کے ۲۳ویں تیرتھنکر پارس ناتھ کا مندر ہے۔

گاڑی اب گوموپہنچنے والی تھی۔

وکرانت نے کہا۔ یہ ایک تاریخی اہمیت کا حامل مقام ہے۔ جنگ آزادی کے عظیم مجاہد نیتا جی سبھاش چندر بوس کو انگریزوں نے ان کے گھر میں ہی قید کر رکھا تھا۔ سبھاش چندر بوس انہیں چکمہ دے کر قید سے نکل گئے اور گومو سے فارنٹیر

میل پکڑ کر پیشاور چلے گئے۔ بعد میں وہاں سے افغانستان، جرمنی، جاپان ہوتے ہوئے سنگاپور پہنچے اور آزاد ہند فوج کی مدد سے انگریزوں پر حملہ کیا۔ ہماری جنگ آزادی کا یہ ایک عظیم واقعہ ہے۔

۱۲۔ نیتاجی سبھاش چندر بوس کی تصویر چارٹ پیپر پر بنایئے یا چپکایئے اور ان کے بارے میں چار پانچ جملے لکھ کر درجہ میں لٹکایئے۔

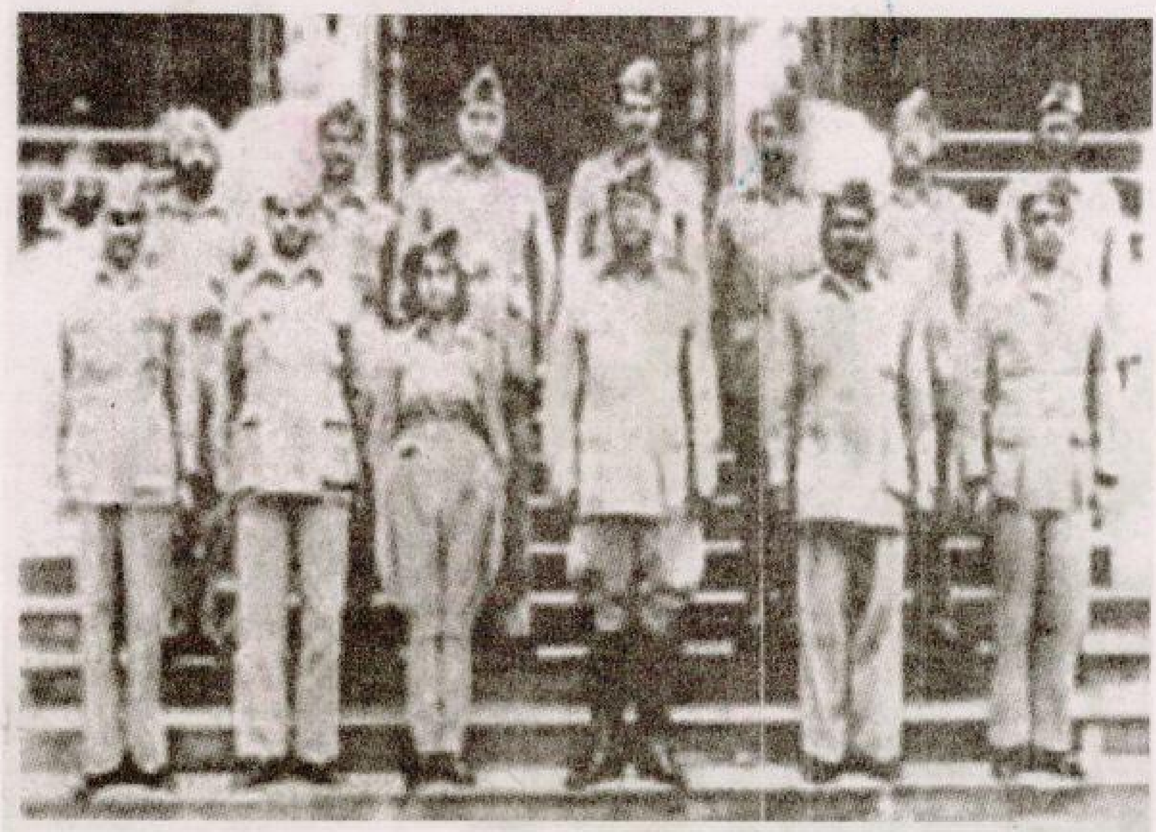

گوموسے گاڑی کھلی راستے میں پہاڑی چٹانوں کے بیچ سے ہو کر بہتی دامودر ندی دکھائی پڑی۔ گاڑی اپنی رفتار سے آگے بڑھتی ہوئی بوکارو پہنچی۔ تبھی بنٹی نے پوچھا یہ چمنیاں کیسی ہیں جن سے دُھواں نکل رہا ہے؟

وکرانت نے کہا۔ بوکارو میں اسپات کارخانہ ہے۔ یہ چمنیاں اسی کی ہیں۔ بوکارو سے گاڑی کھلی تو جھالدہ پہنچی۔ وہاں کئی مسافر سوار ہوئے جو بنگلہ بول رہے تھے۔

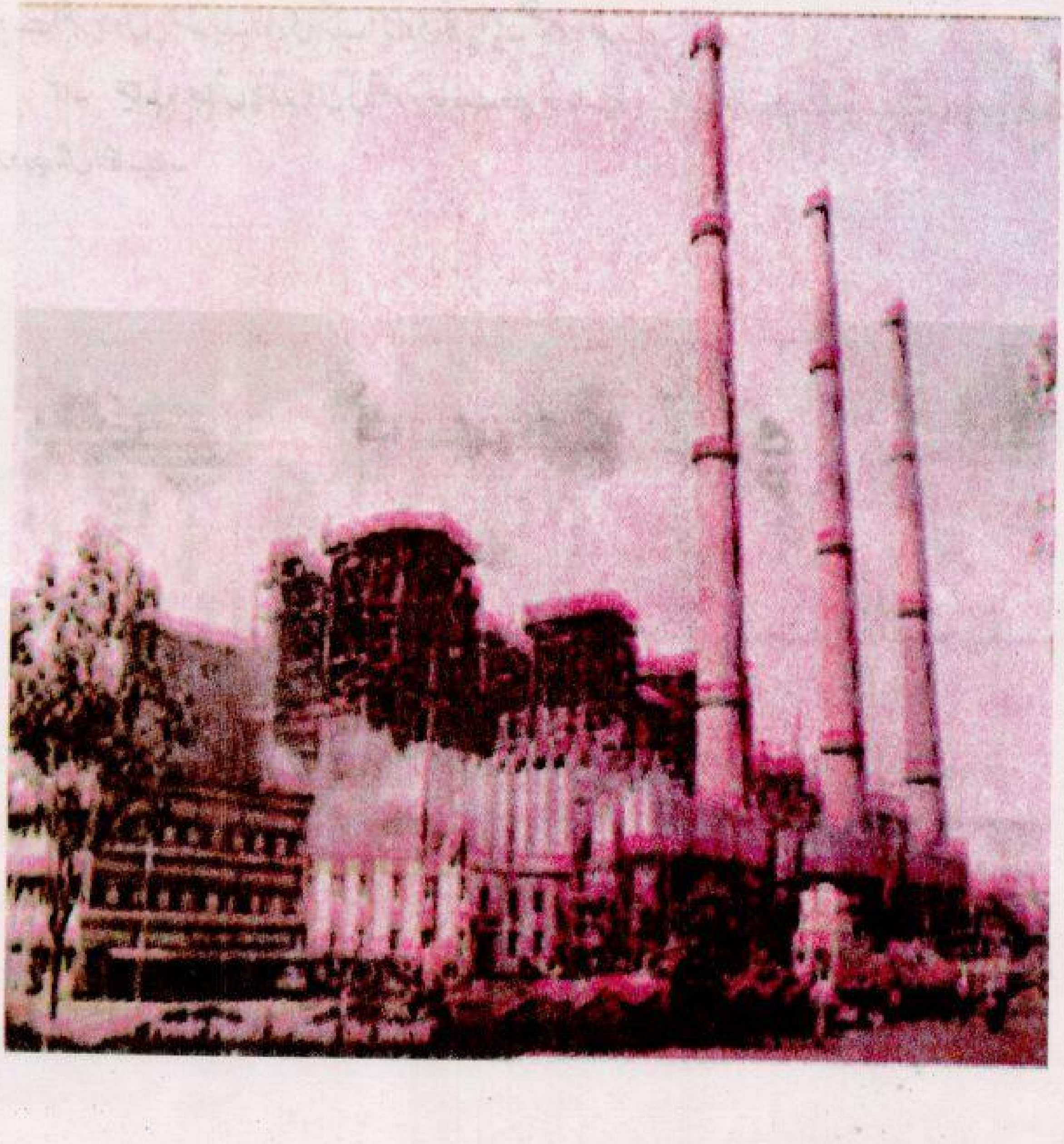

بنٹی کی ماں نے کہا۔ جھالدہ مغربی بنگال میں ہے۔ یہاں کے زیادہ تر لوگ بنگلہ بولتے ہیں۔ گاڑی اب رانچی پہنچ چکی تھی۔ اسلم اور اندو، انہیں لینے آئے تھے۔ اندو نے کہا۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ سے آئے ہوئے لوگوں کا جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں خیر مقدم ہے۔ گھر جانے کے راستے میں الگ ڈھنگ سے ساڑی لپیٹے عورتوں کا جھنڈ دکھائی دیا۔ عورتیں اپنی زبان میں کوئی گیت گا رہی تھیں۔

اسلم نے کہا۔ یہ اوراں وقبائل کی عورتیں ہیں۔ جھارکھنڈ میں ان کے علاوہ بیرہور، منڈا، سنتھال وغیرہ قبائل بھی رہتے ہیں۔ ان کی بولی بھی الگ الگ ہے۔ اوراں کی زبان کوڈکھ ہے تو منڈا منڈاری اور سنتھالوں کی بولی سنتھالی ہے۔ اندو بولی۔ جھارکھنڈ میں اس کے علاوہ سادری، ناگپوری اور کھورٹھا بھی بولی جاتی ہے۔

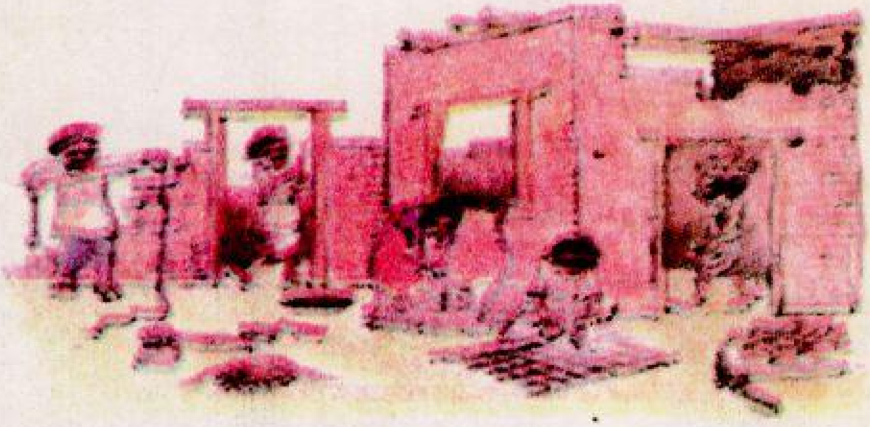

بنٹی نے کہا۔ ہمارے بہار میں بھی کافی لسانی تفریق ہے۔ پٹنہ، گیا، نالندہ کے لوگ مگہی بولتے ہیں تو ویشالی مظفر پور میں وجیکا، دربھنگا، مدھوبنی میں میتھلی بولی جاتی ہے تو مونگیر، بھاگلپور میں انگیکا، بھوجپور، رہتاس کے لوگ بھوجپوری بولتے ہیں۔

۱۳۔ کیا آپ کے قرب وجوار کے گاؤں کے لوگ آپ کی ہی طرح بولتے ہیں یا کوئی فرق ہے؟ پتہ کیجئے:

....

چھٹیوں میں سیما بنٹی نے سب کے ساتھ رانچی میں قانون ساز کونسل، ہائی کورٹ، بھاری مشین کا کارخانہ اور اس سے تھوڑی دوری پر واقع نیتر ہاٹ اور جونہا کا آبشار دیکھا۔ چھٹیاں گذار کر وہ واپس گھر لوٹے۔ وہ بہت خوش تھے۔

۱۴۔ اگر آپ نے کوئی سفر کیا ہو تو اس کی یادداشت لکھئے اور درجہ میں سنائیے۔

☆